OPEN ACCESS
Journal of Arabic Research (AIOU)
jar.aiou.edu.pk
iri.aiou.edu.pk

عربی اردو ضرب الأمثال ایک مطالعہ

A Study of Arabic Urdu Proverbs

۞ڈاکٹر محمد فخر معین
لیکچرار شعبہ عربی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد
۞۞ڈاکٹر محمد ناصر مصطفی
لیکچرار شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا سرگودھا

Abstract

Proverbs express a truth in few words, which relates to everybody's experience, feelings, reality of things and beliefs. They are truly based on wisdom and truth and they relate to common person regardless of his class and education.

It is notable that Arabic language influenced many languages and Urdu language is one of them. Urdu Language is full of plenty of proverbs that own lots of knowledge and wisdom and both the languages have many resemblances. The Arabic language and its culture have a deep impact on Urdu language and its culture.

Regarding that we see dozens of Arabic words, which are now part of Urdu language, and lots of Arabic proverbs that carry direct and indirect impact on the Urdu language. We find many Quranic verses and Hadiths which are now being used in the Urdu language.

Keywords: Similarity, Quranic proverbs, Prophetic proverbs, Arabic language, Urdu language, Quran, Hadith.

ضرب الامثال کسی بھی زبان میں سرمایے کی حیثیت رکھتے ہیں اور اسکی جڑیں دوسرے کسی ادبی فن کے برعکس عوام میں گہری ہوتی ہیں۔ یہ بات عیاں ہے کہ اصطلاحات وضع کی جاتی ہیں لیکن ضرب الامثال گھڑی نہیں جاسکتیں کوئی فرد یا ادارہ اسکو وضع کرنے پر مامور نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ تو خودرو پھولوں کی طرح زمین سے نکلتی ہیں اور سب کا دل موہ لیتی ہیں۔ عوامی جڑوں سے نکلنے کے عمل کے بعد یہ ضرب الامثال صدیوں کی مسافت طے کرتے ہوئے ان تراشیدہ پتھروں کی طرح بن جاتی ہیں جن سے کلام میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ ویسے تو زبان کا ہر فن سماج کے ہر پہلو کا مظہر لیکن ضرب الامثال جس طرح معاشرے کے رہن سہن اور رسم ورواج کو ظاہر کرتے ہیں کوئی اور فن اس سے عاجز ہے۔

عربی اور اردو زبانوں میں ضرب الامثال کی اہمیت اور ان کے درمیان مماثلت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مقالے کا عنوان "عربی اردو ضرب الامثال ایک جائزہ" اختیار کیا گیا ہے۔ اس مقالہ کو دو مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے

مبحث اول ضرب الامثال کی اہمیت سے متعلق ہے جبکہ مبحث ثانی ان دونوں زبانوں کی ضرب الامثال میں مشترکہ اسالیب پر بحث ہے۔

مبحث اول

ضرب الامثال کی اہمیت

ضرب المثل کا مختصر اور مقبول عام ہونا ضروری ہے محض بزرگوں کے اقوال کو ضرب المثل کے درجہ میں نہیں رکھا جاسکتا خواہ ان میں جس قدر معنویت ہو۔ جب کوئی قول عوامی قبولیت کا شرف پالیتا تو اسکو ضرب المثل کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ کسلز انسائیکلوپیڈیا آف لٹریچر میں ہے

A proverb is an aphorism (often of extreme brevity and easier to remember) which has passed into wide currency and become a byword.[1]

ضرب المثل کے لیے ضروری ہے کہ وہ عمومی سچائی کے ساتھ ساتھ عوامی مقبولیت بھی حاصل کرے جب تک عوام ایک عمومی سچائی کو تسلیم کرکے رواج نہ دے دیں اس وقت تک کوئی بھی مختصر اور بامعنی جملہ ضرب المثل شرط پوری نہیں کرسکتا۔

ڈاکٹر یونس آگاسکر ضرب المثل کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"کھاوت یا ضرب المثل بھی روز مرہ کی طرح الفاظ کا ایسا مجموعہ ھوتی ھے جسے جوں کا توں استعمال کرنا ھوتا ھے. اسے گرامر یا قواعد کے اصولوں میں جکڑنا صحیح نہ ھوگا. مثلا اردو کی مشھور ضرب المثل ھے (نہ نو من تیل ھوگا نہ رادھا ناچے گی) اسے واحد، جمع، مذکر، مؤنث، ماضی، حال، مستقبل سبھی صیغوں کے لئے استعمال کرسکتے ھیں اور ان الفاظ میں کوئی تبدیلی نھیں کی جائے گی، ھر جگہ یہ ضرب المثل یوں ھی رھے گی"[2]۔

کسی بھی زبان کے منظوم اور نثری ادب میں ضرب المثل کو بڑی اہمیت حاصل ہے- لسانیات اور ادبیات کے باب میں ضرب المثل کی ہمہ گیریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی زبان سے اس کے ضرب الامثال الگ کرلیے جائیں تو جو کچھ باقی بچے گا وہ شاید ایک بے روح جسم کے علاوہ اور کچھ نہ ہو- ضرب المثل اپنی ہیئت ترکیبی اور معنوی گہرائی کے اعتبار سے زبان کی ایک خوبصورت فنی پیداوار ہوتا ہے- عام طور پر یہ تشبیہ، استعارہ اور کنایہ جیسی اصناف بلاغت کے حسین امتزاج سے تشکیل پاتا ہے اور عوام وخواص کا بے تکلف اور برجستہ استعمال اس کی فصاحت، بلاغت، ہمہ گیریت اور مقبولیت پر مہر تصدیق ثبت کردیتا ہے-

شیخ محمد مہدی واصف اپنی کتاب مجمع الامثال میں ضرب المثل کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ضرب المثل زبان کا جوہر ہوتے ہیں ان کے بغیر زبان کی کیفیت ایک بے روح قالب کی سی ہوتی ہے جملے کی تراش خراش میں ضرب الامثال کو بڑا دخل ہے ان کے بر محل استعمال سے جملے اور شعر دونوں کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں جس طرح شارٹ ہینڈ سے طویل عبارتیں اور طویل تقریریں غیر معمولی اختصار میں لائی جاتی ہیں اسی طرح کہاوت وضرب الامثال کے ذریعہ تفصیلات کا ایک موثر اور جامع خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ ضرب الامثال یا

کہاوتیں مختلف قوموں اور مختلف ملکوں کی آب وہوا اور سر زمین میں نشو ونما پاتی ہیں اور مختلف تجربوں اور مشاہدوں یا قیاسات اور حادثات کا اثر اور نچوڑ ہوتی ہے۔"[3]

سید اسماعیل حسینی اجداد ضرب الامثال کی اہمیت کو یوں بیان کرتے ہیں:

"ضرب الامثال ایک ایسا فن ہے جو کہ خیال کو اذھان تک پہنچاتا ہے حقائق سے پردہ اٹھاتا ہے ایسی چیزوں کو موضوع بناتا ہے جنکو انسانی وہم وگمان چھوڑ دیتا ہے اس کی انہیں خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے عرب اس میں الفاظ کے اختصار اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ معنی میں پختگی کو اس فن کی تعریف میں شامل کرتے ہیں۔ ان شروط سے عاری عبارت ضرب المثل کا درجہ نہیں پا سکتی۔"[4]

اس حوالے سے ڈاکٹر عبد المجید قطامش لکھتے ہیں:

"ضرب الامثال قوموں کی دانائی کی باتیں ہیں ان کے ذریعے سے ہمیں قوموں کی زندگی کے مختلف زاویوں کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے انکی روزمرہ زندگی عادات واطوار اور عقائد سے پردہ اٹھتا ہے اس لئے اس فن کو دوسرے ادبی فنون پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ یہ جن چیزوں کا اظہار اپنے فن کے ذریعے سے کرتا ہے کوئی اور ادبی فن اسکا تصور بھی نہیں کر سکتا۔[5]

مبحث ثانی

عربی اردو ضرب الامثال میں مماثلت

جب ہم اردو ادب کی تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اردو زبان کا علمی خزانہ عربی ادب کے زیر اثر اسلامی علوم سے بھرا پڑا ہے۔

اردو ادب پر عربی زبان کے اثرات بہت زیادہ ہیں جو کہ پہلی صدی ہجری میں عرب مسلمانوں کے برصغیر پر عہد حکومت سے شروع ہوئے بلکہ کئی تاریخ دانوں کے مطابق اس سے بھی پہلے کے ہیں جب عرب تجارت کی غرض سے برصغیر پاک وہند کا رخ کرتے تھے۔ پھر فارسی زبان کا دور آیا اور یہ حکومت کی رسمی زبان قرار پائی۔ اردو پر عربی زبان وادب کے اثرات فارسی زبان کے ذریعے سے بھی مرتب ہوئے۔ حکومت کے عملہ کا جب عوام سے ملنا جلنا ہوتا تھا تو وہ عوام کی زبان بولتے تھے جس میں فارسی الفاظ داخل ہو جاتے تھے اور چونکہ فارسی میں عربی کے الفاظ بہت کثرت سے داخل تھے اس لئے عربی کے الفاظ خود بخود عوامی زبان میں داخل ہوتے چلے گئے۔ علمائے دین کو بھی وعظ وتقریر کے لئے عوام کی زبان اختیار کرنی پڑتی تھی اور مذہبی گفتگو یا تقریر میں عربی زبان کے الفاظ کا استعمال بہت زیادہ ہوتا تھا اس لئے باقاعدہ ایک عوامی زبان کی بنیاد پڑتی چلی گئی۔ عربی زبان کے الفاظ زیادہ تر فارسی زبان کے ذریعہ اس میں داخل ہوئے اور کچھ براہ راست بھی، اس لئے کہ عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان تھی اور اسلامیات کا بہت بڑا خزانہ اس زبان میں موجود تھا۔ قرآن وحدیث کے پڑھنے اور سننے کے مبارک اثرات بھی اس زبان پر پڑے۔ اس لئے سینکڑوں عربی الفاظ اردو زبان کا جز بن گئے۔[6]

عربی زبان کے الفاظ اردو زبان میں فارسی زبان کے ذریعے سے بھی داخل ہوئے اور براہِ راست بھی داخل ہوئے عربی زبان نے اردو زبان پر اپنے نقوش اس قدر گہرے چھوڑے ہیں کہ اس کا اندازہ آپ علامہ اقبال کے مندرجہ ذیل اشعار سے لگا سکتے ہیں جن میں عربی زبان کے الفاظ کی کثرت ہے۔

تیرا جلال و جمال مرد خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل

تیری بنا پائدار تیرے ستون بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجوم نخیل

تیرے در و بام پر وادی ایمن کا نور
تیرا منار بلند جلوہ گہ جبرائیل[7]

مذکورہ اشعار میں بارہ عربی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

پر اس کے اثرات کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اردو نے عربی سے رسم الخط لیا اور کئی عربی ضرب الأمثال محاورے اصطلاحات اور عربی تعبیرات اپنائیں یہی وجہ ہے کہ آج اردو زبان عربی الفاظ سے بھری پڑی ہے۔

عربی اردو زبانوں کے درمیان گہرے تعلق کو دیکھتے ہوئے ہر دو زبانوں میں ضرب الامثال میں موجود مماثلت کو دو زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے

1۔ عربی اردو ضرب الامثال میں مفہومی مماثلت

زبان کی تاثیر کی بدولت دراصل عربی امثال کا ترجمہ ھیں. ھم ان امثال میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں.

اردو ضرب المثل

"قاصد کا کام پیغام پہچانا ہے"[8]

جب کہ اسی مفہوم میں قران کریم کی آیت مبارکہ ہے: "مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغ"[9]

اسی طرح ایک اور اردو ضرب المثل ہے:

"احسان کے بدلے احسان ہی کرنا چاہیے"[10]

الإِحْسَان". [11]

اردو ضرب المثل ہے:

"اللہ کرے سو ہو."[12]

قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے:"إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ"[13]

اردو ضرب المثل ہے:

جو بوئے گا سو کاٹے گا.[14]

قرآن کریم میں اس مفہوم کو یوں بیان کیا گیا ہے:"كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ"[15]

الطاف حسین حالی اردو زبان کے مشہور شاعر ہیں انکا یہ شعر مشہور حدیث شریف کا مفہوم بیان کررھاھے:

"کرو مہربانی تم اھل زمیں پر

خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر"[16]

زمین پر مھربانی کرو اللہ سبحانہ وتعالی آسمان پر تمہیں اپنی مھربانی سے نوازے گا۔

ایک اور اردو ضرب المثل ہے:

"جلدی کام شیطان کا دیر کا کام رحمن کا"[18]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:"الأَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ"[19]

اردو زبان وادب کی ضرب المثل ہے:

"خالہ کا رتبہ ماں کے برابر"[20]

اور اس ضرب المثل کے ہم معنی حدیث شریف ہے:"الخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمّ"[21]

اردو زبان کی مشہور ضرب المثل ہے:

"جسے حیا نہیں اسے ایمان نہیں ہیں"[22] حدیث شریف کے الفاظ اس ضرب المثل کے ساتھ مفہومی مماثلت لئے ہوئے ہیں"فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيْمَانِ"[23]

ضرب المثل ہے:

رشوت خور جھنمی ھے.[24] حدیث شریف میں ہے"الرَاشِي وَالمُرْتَشِي فِي النَّار.[25]

اردو کی مشھور ضرب المثل ھے:

"آج کا کام کل پر مت ڈالو"[26]

حضرت عمر رضي اللہ عنہ کے اقوال میں سے ہے فرماتے ہیں:"لَا تُؤَخِرّ عَمَلَ يَوْمكَ لغَدِكَ"[27]

اردو ضرب المثل ہے:

"حرکت میں برکت ہے"[28]

جبکہ اس کی ہم معنی عربی زبان کی ضرب المثل ہے:"في الحركة بركة".

اردو ضرب المثل ہے:

"ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں"[29]

عربی ادب میں بھی ہمیں ایسی ہی ضرب المثل ملتی ہے:"لَا يُجْمَعُ سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ"[30](ترجمہ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں رہ سکتیں)

اردو ضرب المثل ہے:

"عذر گناہ بدتر از گناہ".[31]

عربی ادب میں ہے:"عُذْرُهُ أَشَدُّ مِنْ جُرْمِهِ"[32](ترجمہ: اپنے جرم کا عذر پیش کرنا جرم سے بدتر ہے)

اسی طرح اردو ضرب المثل ہے:

"روپے کو روپیہ کماتا ہے"[33]

کمائے جاتے ہیں)

اردو زبان کی ضرب المثل ہے:

"نادان دوست سے دانا دشمن بھلا"[35]

جبکہ اس کے مقابلے میں عربی زبان وادب میں ضرب المثل ہے: عدو عاقل خیر من الصدیق ال-جاھل.

2۔ عربی اردو ضرب الامثال کی اسلوبی قربت

دیکھتے ہیں تو دونوں زبانوں میں اس حوالے سے قربت پائی جاتی ہے۔ ذیل میں اسی قربت کو بیان کیا جارہا ہے:

وزن اور قافیہ:

عربی ضرب المثل ہے:

"إِذَا زَلَّ العَالِمُ زَلَّ بِزَلَّتِهِ عَالَمٌ"[36]

یہ ضرب المثل قافیہ اور وزن پر مشتمل ہے:

العالِ-م - العالَ-م

اسی طرح کا اسلوب ہمیں اردو زبان میں بھی ملتا ہے:

"جن مولوں آئی ان مولوں گئی".[37]

اسی طرح کا اسلوب اظہار ہمیں اس ضرب المثل میں بھی نظر آتا ہے:

جن - ان

اور:

آئی - گئی

عربی ضرب المثل ہے:

"رُبَّ قَوْلٍ أَشَدُّ مِنْ صَوْلٍ".[38]

قافیہ:

قول - صول

اردو ضرب المثل ہے:

"جس کی فکر اُس کا ذکر"[39]

قافیہ:

فکر-ذکر

اردو ضرب المثل ہے:

"برے کام کا برا انجام".[40]

قافیہ:

کام-انجام

عربی ضرب المثل ہے:

"إِنّ أَخَاكَ مَنْ آسَاكَ".[41]

قافیہ:

اَخاک-آساک

اسی طرح ہمیں اردو عربی ضرب الأمثال میں بہت سی امثال ملتی ہیں جن میں صوتی و لفظی تکرار ہے۔

اردو ضرب المثل ہے:

"دودھ کا جلا چھاچھ (کو) پھونک پھونک کر پیتا ہے"[42]

اس ضرب المثل میں لفظ پھونک کا تکرار ہے۔

اور:

"بغل میں چھری منہ میں رام رام"[43]

اس میں بھی لفظ رام دو دفعہ مذکور ہے

عربی ضرب المثل ہے:

"كَلَامُ المُلُوكِ مُلُوكُ الكَلَامِ"[44]

اس میں بھی کلام-ملوک کا تکرار ہے۔

عربی ضرب المثل ہے:

"التَّمْرَةُ إِلَى التَّمْرَةِ تَمْرٌ".[45]

مندرجہ بالا عربی ضرب المثل میں لفظ تمرۃ کا تکرار ہے۔

اردو ضرب المثل:

"قطرہ قطرہ می شود دریا". [46]

اس میں بھی لفظ قطرہ کا تکرار ہے۔

اردو زبان کی مشہور ضرب المثل ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی. [47]

اس میں بھی دو لفظوں کا تکرار ہے۔

دودھ - پانی

عربی اور اردو زبانوں میں ایسی کئی امثال موجود ہیں جن میں تشبیہ اور استعارہ کے اسالیب پائے جاتے ہیں۔ ان اسالیب کو مختصر ایھاں نقل کرتے ہیں۔

عربی ضرب المثل ہے:

"صَاحَتْ عَصَافِيرُ بطْنِهِ"48 ترجمہ: اس کے پیٹ کی چڑیاں چیخنے لگیں۔

اردو ضرب المثل ہے:

" پیٹ میں چوہے قلابازی کھانے لگے " [49]

عربی زبان کی ضرب المثل ہے:

"مَن اسْتَرْعَى الذِّئْبَ ظَلَمَ" [50]

ترجمہ: جس نے بھیڑیے سے رکھوالی کروائی اس نے ظلم کیا۔

اسی اسلوب میں ہمیں اردو زبان وادب میں بھی مختلف ضرب الأمثال نظر آتی ہیں۔

"بلی سے چھیچھڑوں کی رکھوالی. بلی اور دودھ کی رکھوالی" [51]

عربی ضرب المثل ہے:

"غَضَب الخَيْلِ عَلَى اللُّجُمِ" [52]

ترجمہ: گھوڑے کا غصہ لگام پر۔

اسی مفہوم میں اردو ضرب المثل ہے:

"غصہ کمزور پر آتا ہے." [53]

اردو ضرب المثل ہے۔

"قَد بَلَغَ السِّكِّينُ العَظْمَ" [54]

ترجمہ: آخر کار چھری ہڈی تک پہنچ گئی۔

اردو زبان وادب کی ضرب المثل ہے:

"بڑی دیر میں اونٹ پہاڑ کے نیچے آیا".[55]

ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں تضاد و مقابلہ کی خصوصیات پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں:

عربی ضرب المثل ہے:

"مُعَادَاةُ العَاقِلِ خَيْرٌ مِنْ مُصَادَقَةِ الأَحْمَقِ".[56]

اس ضرب المثل میں دو متضاد الفاظ ملتے ہیں:

العاقل-الأحمق

اردو ادب میں ہے:

"نادان دوست سے دانا دشمن بھلا"[57]

اس میں بھی متضاد الفاظ سے بات سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے:

نادان دوست–دانا دشمن

عربی ضرب المثل ہے:

"كَلَامُ اللَّيْلِ يَمْحُوهُ النَّهَارُ".[58]

اس میں بھی دو متضاد الفاظ ہیں:

الليل-النهار

اسی طرح اردو ادب کی مشہور ضرب المثل ہے:

"شادی اور غمی کا چولی دامن کا ساتھ ہے"[59]

اس میں بھی دو الفاظ ہیں:

شادی- غمی

عربی ضرب المثل ہے:

"الكَلَامُ ذَكَرٌ وَالجَوَابُ أُنْثَى"[60]

الكلام بمعنى السؤال–ال-جواب

اردو ضرب المثل ہے:

"سوال دیگر جواب دیگر. سوال کچھ جواب کچھ"[61]

اس مثل میں بھی متضاد الفاظ ہیں:

سوال–جواب

ہیں:

"أَكَلْتُمْ تَمْرِي وَ عَصَيْتُمْ أَمْرِي"[62]

یہ ضرب المثل بھی قافیہ بندی کا اَیک خوبصورت نمونہ ہے:

أَكَلْتُمْ - عَصَيْتُمْ

اور:

تمري - أمري

اردو ضرب المثل ہے:

"جس کی فکر اُس کا ذکر"[63]

اس میں بھی یہ اسلوب اپنایا گیا ہے:

فکر - ذکر

عربی ضرب المثل ہے:

"فَمٌ يُسَبِّحُ وَ يَدٌ تَذْبَحُ"[64]

اس میں بھی اسی نہج پر الفاظ جڑے ہوئے ہیں:

یسبح - تذبح

اردو ضرب المثل ہے:

"دھاوے گا سو پاؤے گا"[65]

اس ضرب المثل میں بھی الفاظ کی آپس میں صوتی ہم آہنگی ہے:

دھاوے گا - پاؤے گا.

دوسری ضرب المثل ہے:

"إِنّ أَخَاكَ مَنْ آسَاكَ"[66]

اس ضرب المثل میں بھی ہمیں صوتی حوالے سے قریب ترین الفاظ نظر آتے ہیں:

اَخاک - آساک

اسی طرح کی ایک اور ضرب المثل ہے:

"ایک چپ ھزار سکھ"[67]

اس میں بھی آوازوں کی آپس میں قربت نمایاں ہے:

چپ - سکھ

اردو ضرب المثل ہے:

"دھیرا کام رحمانی شتاب کام شیطانی"[68]

اس میں بھی ہم قافیہ الفاظ پائے جاتے ہیں:

رحمانی–شیطانی

ایک اور اردو ضرب المثل اسی حقیقت کو بیان کرتی نظر آتی ہے:

"اپنا اپنا کرنا اپنا اپنا بھرنا"[69]

یہ ضرب المثل بھی اپنے اندر الفاظ کی مماثلت کو ظاہر کر رہی ہے:

کرنا–بھرنا

اور:

"جیسا راجا ویسا پرجا"[70]

اس میں بھی اسی نوع کے الفاظ موجود ہیں:

جیسا–ویسا

اور:

راجا–پرجا

خلاصہ کلام

ضرب الأمثال دنیا کے آداب میں بہترین فنون کی حیثیت رکھتی ہیں جو کہ ہمیں انسانی معاشرے قوموں کی تہذیبوں اور انکے لوگوں کی افکار کے بارے میں ہمیں صحیح طور پر آگاہ کرتی ہیں۔ دنیا کی زبانوں پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ان میں پائی جانے والے مماثلت حیرت کا باعث ہوتی ہے جو کہ زبانوں پر دوسری زبانوں کے اثرات کو ثابت کرتی ہے۔ مختلف زبانوں میں ضرب الامثال پر تحقیق کے دوران اس میں پایا جانے والا معنوی اشتراک تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ صاف نظر آتا ہے۔

اس حقیقت سے تو ہم سب واقف ہیں کہ اردو زبان عالم اسلام کی بڑی زبانوں میں سے ہے جو کہ بہت ساری زبانوں کے اثرات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جن میں عربی فارسی اور ترکی زبانیں شامل ہیں۔ اس طرح اس نے ان زبانوں کی بہت سی امثال محاورے اور روز مرہ کی مصطلحات کو اپنایا ہے۔ عربی اردو زبان وادب کی ضرب الامثال بھت سے حوالوں سے مشترکہ اسالیب رکھتی ہیں جن میں کئی ایسی امثال ہیں جو اپنے اندر معنوی مماثلت رکھتیں ہیں اس کے ساتھ ساتھ کئی امثال وزن اور قافیہ میں مشترک ہیں بہت ساری امثال میں تکرار لفظی اور ایک جیسے صوتی آہنگ والے الفاظ کا استعمال ان میں مماثلت اور قربت کو ظاہر کرتا ہے جو کہ عربی اردو زبانوں کے ایک دوسرے سے متاثر ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

الھوامش

[1] Cassell's Encyclopedia of literature vol. 1, Ed, by S.H. Steinberg, PP. 24

[2] اردو کھاوتیں اور انکے سماجی اور لسانی پہلو ص:-43 موٹروے پریس لاہور

[3] مجمع الامثال از شیخ محمد مہدی واصف مرتب ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال، ناشر ورڈماسٹر کپیوٹر پبلی کیشنز سنٹر، نیو ملے پلی، حیدر آباد انڈیا ص:5

[4] مکانة الأمثال في الأدب العربي سید إسماعیل حسیني أجداد کتاب الیکتروني مقدمة کتاب

[5] الأمثال العربیة د. عبد المجید قطامش، الطبعة الأولی 1408م--1988م، دار الفکر بدمشق ص:-249

[6] اردو ادب پر عربی ادب کے اثرات پروفیسر محسن عثمانی ویب سائیٹ "سیاست ڈیلی"

[7] بال جبریل مسجد قرطبہ علامہ اقبال عثمانیہ بک ڈپو عثمانیہ بازار حیدر آباد دکن صفحہ نمبر 71

[8] جامع الأمثال وارث سرھندی مقتدرہ قومی زبان إسلام آباد ص:361

[9] سورة العنکبوت آیت:18

[10] جامع الأمثال وارث سرھندی ص:-83

[11] سورة الرحمن آیت:60

[12] جامع الأمثال (اردو) ص:-38

[13] سورة یاسین آیت:82

[14] جامع الأمثال (أردو) ص:-154

[15] سورة المدثر آیت:38

[16] مسدس حالي، الطاف حسین حالی، ناشر تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کراچی ص:-9

[17] سنن الترمذي محمد بن عیسی بن سورة الترمذي، تحقیق إبراھیم عطوة عوض، مکتبة مصطفی الحلبي، القاھرة مصر حدیث نمبر:1924

[18] جامع الأمثال وارث سرھندی ص:-151

[19] سنن الترمذي حدیث نمبر:2012

[20] جامع الأمثال وارث سرھندی ص:-190

[21] صحیح البخاري محمد بن إسماعیل البخاري، مکتبة إسلامیة ترکیا حدیث نمبر:4251

[22] جامع الأمثال (اردو) ص:-150

[23] صحیح البخاري حدیث نمبر:24

[24] جامع الأمثال (اردو) ص:-231

[25] الروض الداني المعجم الصغیر لسلیمان بن أحمد بن أیوب أبو القاسم الطبراني، المکتب الإسلامي، دار عمار بیروت عمان، الطبعة الأولی 1405، 1985، تحقیق: محمد شکور محمود الحاج أمریر حدیث نمبر:58

26 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-5

27 مجمع الأمثال أبو الفضل أحمد بن محمد بن أحمد بن إبراهيم الميداني، 1374ه-1955م ج:2 ص:451

28 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-186

29 ایضا ص:-57

30 مجمع الأمثال ميداني ج:2 ص:230

31 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-290

32 المستقصى في أمثال العرب جار الله محمود بن عمر زمخشري، الطبعة الأولى، مكتبة دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن الهند ص:159

33 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-232

34 مجمع الأمثال ميداني ج:-1 ص:274

35 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-384

36 مجمع الأمثال ميداني ج:1 ص:44

37 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-153

38 مجمع الأمثال ميداني ج:1 ص:290

39 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-147

40 ایضا ص:-72

41 كتاب الأمثال زيد بن رفاعة الهاشمي تحقيق: الدكتور علي ابراهيم كردي، مكتبة دار سعد الدين لطباعة والنشر والتوزيع دمشق ص:-175

42 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-208

43 ایضا ص:-75

44 زهر الأكم في الأمثال والحكم حسن اليوسي، الطبعة الأولى 1401ه-1981م، مكتبة الشركة الجديدة دار الثقافة الدار البيضاء، مراكش ج:2 ص:172

45 مجمع الأمثال ميداني ج:1 ص:137

46 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-302

47 ایضا ص:-208

48 مجمع الأمثال ميداني ج:1 ص:402

49 فرهنگ آصفیه مرکزي اردو بورڈ لاهور 1977 ج:-1 ص:-567

50 مجمع الأمثال ميداني ج:2 ص:302

51 جامع الأمثال وارث سرهندی ص:-77

52 مجمع الأمثال ميداني ج:2 ص:56

[53] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:214
[54] مجمع الأمثال میداني ج:1 ص:96
[55] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:74
[56] المستقصى في أمثال العرب لزمخشري ج:2 ص:346
[57] جامع الأمثال ص-:384
[58] مجمع الأمثال میداني ج:2 ص:172
[59] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:276
[60] مجمع الأمثال میداني ج:2 ص:162
[61] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:268
[62] مجمع الأمثال میداني ج:1 ص:77
[63] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:147
[64] مجمع الأمثال میداني ج:2 ص:90
[65] جامع الأمثال ص-:210
[66] کتاب الأمثال ص:175
[67] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:54
[68] ایضا ص-:213
[69] جامع الأمثال وارث سرهندی ص-:19
[70] ایضا ص-:165